متاعِ عشق



ڈاکٹر شہناز مزمل

بسم الله الرحمن الرحيم

ISBN : 978 969 7738 ???

زیرِ مطالعہ کتاب محترمہ ڈاکٹر شہناز مُزّمِل کے ایما پر شائع کی گئی ہے اور اس کے جملہ حقوق اور متن کی تمام تر ذمہ داری انہی کو مستحسن ہے۔ پبلشر یا پرنٹر قطعاً ذمہ دار نہیں۔ ادارہ اردو سخن ڈاٹ کام کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ قارئین تک بہترین اور اغلاط سے پاک ادبی مواد پہنچایا جائے اور اس ضمن میں ہر امکانی کوشش کو بروئے کار لایا جاتا ہے تاہم غلطی کی نشاندہی کا خیر مقدم کیا جاتا ہے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی درستی کی جائے۔ (ادارہ)

(حمداتِ ربِ جلیل)

متاعِ عشق

(ارضِ مقدس پر عطائے خداوندی)

شہناز مزمل

Since 1987
ادب سرائے انٹرنیشنل
ADAB saraae International
Worldwide Words

اردو سخن

متاعِ عشق

ڈاکٹر شہناز مزمل
125 ۔ایف،ماڈل ٹاؤن،لاہور۔(پنجاب۔پاکستان)
رابطہ فون:0300-4275692

استحقاق: تمام تصرفات ''ڈاکٹر شہناز مزمل'' کی تحویل میں ہیں
ناشر: اردو سخن پاکستان وادب سرائے پبلیکیشن لاہور
نمودِ اول: فروری 2019ء

کمپوزنگ: محمد شہریار ناصر
تدوین وتزئین: میاں وقار الاسلام
اہتمام/سرورق: ناصر ملک
طباعت: شیرِ ربانی پریس، ملتان
ہدیہ: دعائیں

urdusukhan@urdusukhan.com www.urdusukhan.com

اردو سخن

آرٹ لینڈ، گرلز کالج روڈ، اردو بازار چوک اعظم (لیہ) فون:0302-7844094
اسٹاکسٹ: ادارہ فکرو دانش، الحمد پلازہ، اردو بازار لاہور

ڈاکٹر شہناز مزمل کی ادبی مسافت

چیئر پرسن؛ ادب سرائے انٹرنیشنل لاہور --- مادرِ دبستانِ ادب لاہور

ڈاکٹر شہناز مُزَمِل کی تخلیقات وتحقیقات:

1۔ابتدائے عشق	2۔عشق تماشا	(مجموعہءِ کلام)
3۔عشق مسافت	4۔عشقِ مسلسل	(مجموعہءِ کلام)
5۔عشق دا دیوا	6۔عشق دا بھانبھڑ	(پنجابی مجموعہءِ کلام)
7۔عشقِ کل	8۔انتہائے عشق	(مجموعہءِ کلام)
9۔نورِکل	10۔جادہءِ عرفاں	(مجموعہءِ کلام)
11۔بعد تیرے	12۔قرضِ وفا	(مجموعہءِ کلام)
13۔میرے خواب ادھورے ہیں	14۔موم کے سائباں	(مجموعہءِ کلام)
15۔جراتِ اظہار	16۔جذب وحروف	(مجموعہءِ کلام)
17۔پیامِ نو	18۔عکس دِیوار پہ تصویر	(مجموعہءِ کلام)
19۔شہناز مُزَمِل کے منتخب اشعار		(انتخابِ شعر)
20۔کھلتی کلیاں مہکتے پھول		(مجموعہ کلام)
Ten poets of today_21		(تحقیق)

22۔قرآن پاک کا منظوم مفہوم		(تحقیق)
23۔کتابیاتِ اقبال		(تحقیق)
24۔کتابیات مقالہ جات		(تحقیق)
25۔لائبریریوں کا شہر لاہور		(تحقیق)
26۔فروغِ مطالعہ کے بنیادی کردار		(تحقیق)
27۔عکسِ خیال		(مضامین کا مجموعہ)
28۔دوستی کا سفر		(سفرنامہ)
29۔نماز		(بچوں کے لیے)
30۔منتہائے عشق	کلیاتِ شہناز مزمل	(غزلیات)
31۔ندائے عشق	کلیاتِ شہناز مزمل	(نظمیات)
32۔کلیاتِ شہناز مزمل		(ادبِ اطفال)
33۔کلیاتِ شہناز مزمل		(پنجابی کلام)
34۔کلیاتِ عشق		(تصوف)
35۔سفرِ عشق		(سفرنامہء حرمین شریفین وجدہ)
36۔اجلاکون میلاکون		(کالموں کا مجموعہ)
37۔بریف کیس		(کہانیاں)
38۔متاعِ عشق	حمد، نعت ومدحتِ اہلِ بیت	(کلام)
39۔رمزِ عشق	مجموعہء نعتِ مبارکہ	(کلام)

ڈاکٹر شہناز مزمل پر کیا جانے والا تحقیقی کام:

1۔عکسِ خیال؛ شہناز مزمل ایک تعارف	نعمانہ فاروق
2۔مثل کلیات شاعری: ڈاکٹر شہناز مزمل	میاں وقار الاسلام

3۔شخصیت وفن؛شہناز مُزَمِّل (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور) صدف رانی

4۔شہناز مُزَمِّل کے سفرنامے ”دوستی کا سفر“ کا تجزیاتی مطالعہ (جی پی جی سی،سمن آباد لاہور) ثنا خاور

5۔شہناز مُزَمِّل کی شاعری کے مطالعات (پنجاب یونیورسٹی لاہور) مقدس ستار

6۔شہناز مُزَمِّل کی اردو غزل اور نظم کا فکری وفنی مطالعہ (منہاج یونیورسٹی،لاہور) حنا نعمان

ڈاکٹر شہناز مُزَمِّل کے لیے اعترافِ کمالِ فن:

1۔ ادب سرائے انٹرنیشنل پورٹ فولیو 2018ء

2۔ بک اینڈ پبلی کیشنز 2018ء

3۔ ایوارڈ اینڈ سرٹیفیکیٹس 2018ء

4۔ پریس اینڈ میڈیا 2018ء

5۔ پروگرامز اینڈ ایونٹس 2018ء

www.adabsaraae.com
www.shahnazmuzammil.com

انتساب

متاعِ عشق کے نام
مقدس مسافتوں کے زادِ راہ کے نام
گویا سب کچھ اسی کے نام

فہرست

جادہءِ عرفان سے متاعِ عشق تک

''سفرِ عشق'' کا آغاز تو نہ جانے کب ہوا اور ''جادہءِ عرفاں'' پہ چلتے زمانہ گزر گیا۔ عشق ''نورِ کل'' بن کر رگ و پے میں سرایت کر گیا اور پھر اللہ نے حج کے بعد تواتر سے درِ اقدس پر اذنِ حاضری بخشا اور عشقِ الٰہی اور عشقِ محمدؐ جان و روح کا حصہ بن گیا۔ ''عشق تماشا'' شروع ہو گیا جو ''عشق سمندر'' تک لے گیا اور عشق کی ناؤ بہتی رہی۔ اور اس ناؤ میں ''عشق دا دیوا'' جلتا رہا جو بھڑک کر ''عشق بھانبھڑ'' بن گیا۔ ''ندائے عشق'' ملتی رہی، ''منتہائے عشق'' تک پہنچنے کی کوشش ''عشقِ مزمل'' تک لے آئی اور پھر ''رمزِ عشق'' کی سمجھ آسکی تو ''متاعِ عشق'' کو یکجا کر کے آپ سب میں بانٹنے کے لیے حاضر ہوں اور یہی میرا کل اثاثہ ہے لیکن ''سفرِ عشق'' جاری ہے۔ اور آگے اس میں کیا عطائے خداوندی ہوتی ہے، یہ تو وقت بتائے گا۔

خود ہی باہر نہیں آتے کبھی عشقِ مسلسل سے
متاعِ عشق کو قبضے میں کب صیاد رکھتے ہیں

دعا گو: شہناز مزملؔ

ادب سرائے، 125۔ ایف، ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون: 0300-4275692

اللہ اکبر

مجھے ہے کس لئے بھیجا گیا یہاں مولا
مجھے تو اپنا بھی ملتا نہیں نشاں مولا

اگر کبھی مجھے اپنا سراغ مل جائے
جو مجھ پہ ہو گا عیاں پھر نہ ہو نہاں مولا

جو دیکھوں یار کا جلوہ تو چھلکے پیمانہ
ہے چشمِ شوق نے دیکھا نیا جہاں مولا

نہیں ہے خواہشِ دنیا کہ اس میں کھو جاؤں
دوبارہ پاؤں گی خود کو بھلا کہاں مولا

رہے گی کیسے یہ شہناز تجھ سے دور بھلا
یقین بھی ہے مرا اور ہے گماں مولا

اللہ اکبر

جانے کیا سوچ رہا ہے یہ مجیب الدعوات
منتظر ہیں کہ ہو معبود کی مشہود سے بات

ہم کلامی سے دریچے ہوں ذہن کے روشن
ارتقا فکر بھی پائے اسے حاصل ہو ثبات

تجھے دیکھا تجھے چاہا تجھے پایا میں نے
تو مری روح ہے وابستہ تجھی سے یہ ذات

تشنگی دید کی مٹتی ہی نہیں ہے پھر بھی
در پہ آتے ہیں ترے بارِ دگر ربِ ممات

بس اچانک کبھی شہناز کو تو آئے نظر
محوِ حیرت میں رہوں اور گزر جائے حیات

اللہ اکبر

دیا رِلوح و قلم سے مجھے بھی کچھ ہو عطا
ہر ایک لفظ ہو تاثیر سے بھرا مولا

بلایا جب بھی مجھے پیار سے ہے آقا نے
بغیر مانگے ہی کشکول مرا بھرنے لگا

وہ خود ہی فکر کے دروازے کھول دے مجھ پر
بتائے خود ہی وہ تعبیر جو بھی خواب دکھا

میں خود سکندرِ قسمت ہوں ساتھ وہ میرے
اکیلا اس نے مجھے ایک پل نہیں چھوڑا

میں رات دن رہوں شہناز بس تصور میں
تو میری سانس بھی ہر دم کرے تری ہی ثنا

اللہ اکبر

پہنے تقدیس ِردا نور کے رستے پہ چلوں
پیکرِ شرم وحیا بن کے جہاں کو دیکھوں

ذکر ہر وقت زباں پر مری جاری رکھنا
تیری تسبیح کے دانوں پہ بھی کلمہ ہی پڑھوں

تو ہے رحمان ولی خالق وحیّ القیوم
یاودودُ کی ہی آواز میں دھڑکن میں سنوں

نور ہو چاروں طرف اور مؤذن ہو فضا
شکر الحمد سے ہی بات کا آغاز کروں

راہ میں شہناز کے روشن ہوں محبت کے چراغ
عشق منزل کے لئے نورِ مُزَمِّل کو چنوں

اللہ اکبر

سوختہ جان بہ لب در پہ ترے آئے ہیں
زخم رسنے لگے دکھلانے تجھے آئے ہیں

کس لئے چھوڑا ہے عاصی کو جہاں میں تنہا
وقت مرہم نہ بنا دوڑے چلے آئے ہیں

شکر صد شکر ہر اک جان کا تو ہی ہے امیں
اے مسیحا یہ بتانے کے لئے آئے ہیں

پاس کچھ تھا ہی نہیں تیرے لئے کیا لاتے
سر جھکا شرم سے کہ ہاتھ کھلے آ ہے ہیں

دیکھ شہناز کا محبس میں ہے دم گھٹنے لگا
جرم ہے بولنا تو لب بھی سلے آئے ہیں

اللہ اکبر

تو تلاشِ یار میں بھٹکا ہوا
وہ تو اندر ہے ترے اترا ہوا

دیکھ لے تو جھانک کر دل میں ذرا
عشق تیرا ہے مکمل ہو گیا

کھول لے آنکھیں ذرا سا جاگ جا
خواب بھی تیرا مکمل ہو گیا

کھل گیا کیسا ہے یہ حیرت کدہ
کون تیرے سامنے جلوہ نما

ڈھونڈتی شہناز تھی تو ہر جگہ
تجھ سے ملنے عشق ہے خود آ گیا

اللہ اکبر

میزباں بن کے تھا گھر اپنے بلایا شاہا
اور درِ کعبہ پہ جلوہ بھی دکھایا شاہا

بھول سکتے نہیں مہمان ترا لطف و کرم
نت نئے رنگ سے دل سب کا لبھایا شاہا

ایسے انوار نگاہوں نے کہاں تھے دیکھے
کیسی نیرنگی سے کعبے کو سجایا شاہا

اک عجب کیف سے مہمانوں کے دل لوٹ لئے
ایسی چاہت کا سحر کب کہاں پایا شاہا

یہ جبیں سجدے میں ہر لمحے جھکی ہو شہناز
ہر گھڑی سب پہ رہے تیرا ہی سایا شاہا

اللہ اکبر

کبھی وہ لمحہ آئے گا کبھی وہ بھی گھڑی ہوگی
پھر ہوگا سامنے کعبہ جبیں در پر جھکی ہوگی

ندائیں سن رہی ہوں میں مجھے رب نے پکارا ہے
پہنچ جاؤں گی مکہ میں وہاں پر حاضری ہوگی

جہاں پر اک سمندر نور کا دن رات بہتا ہے
کثافت اس سے دھل جائے گی کامل روشنی ہوگی

کروں گی شکر کیسے میں سخی رحمان آقا کا
عطاؤں سے جزاؤں سے مری جھولی بھری ہو گی

وصالِ عشق بھی شہنازؔ رب کا معجزہ ہو گا
وہ خود جب سامنے ہوگا تو کیسی زندگی ہو گی

اللہ اکبر

بڑھی جاتی ہے سرشاری
اے میرے خالق و باری

ثنا لبیک کی جاری
عجب سا کیف ہے طاری

بنا کے رکھا زادِ راہ
مسافر نے کی تیاری

ہٹا دے سارے کنکر اب
ذرا کر دے گوہر باری

لے آئی رنگ آخر کو
یہ میری گریہ و زاری

پہنچ شہناز اس در پر
بیاں کر کیفیت ساری

اللہ اکبر

طوافِ آرزو کرنے لگی ہوں
درِ کعبہ کی جانب چل پڑی ہوں

مرے چاروں طرف اک نور پھیلا
چراغِ عشق روشن دیکھتی ہوں

مرے مرشد مرے صلّے علیٰ ہیں
انہی کے نقشِ پا پر چل رہی ہوں

حرم ہے سجدہ گاہ میرے نبی کا
شکر الحمد میں بھی آ گئی ہوں

کرشمہ ساز ہے یہ میری چاہت
میں بس شہناز اتنا جانتی ہوں

اللہ اکبر

درِ کعبہ پہ پھر سے آ گئے ہیں
نظر نے جھک کے سجدے کر لئے ہیں

عجب اک روشنی دل میں ہوئی ہے
محبت کے انوکھے مرحلے ہیں

یہاں پر نور کا بہتا سمندر
نہا کر اس میں نوری ہو گئے ہیں

ابھی تو عشق کا نشہ چڑھا ہے
نہ جانے جام کتنے پی لئے ہیں

زباں گنگ ہو گئی الفاظ گم ہیں
بس خالی ہاتھ ہی پھیلا دئیے ہیں

مقدر پہ ہوئی شہناز ناز اں
چھپے مخزن سے نذرانے ملے ہیں

اللہ اکبر

مرے رحمان نے کُن کہہ دیا ہے
بنا مانگے ہی سب کچھ مل گیا ہے

عطاءِ عشق پہ گُم صم کھڑی ہوں
ملائک سے ندائیں بھیجتا ہے

جو مل کے ہم نے مانگی تھیں دعائیں
یقیں کامل ہے اس نے سن لیا ہے

جبینِ شوق سجدہ ریز ہر دم
رضا پہ تیری سر کو خم کیا ہے

ہمیں کب روک پائے گی یہ ظلمت
چراغِ نور کب مدہم ہوا ہے

تجھے شہنازؔ اب اک ماں کی صورت
یہاں بے لوث چاہت بانٹنا ہے

اللہ اکبر

اس شہرِ بے مثال سے باہر نکل کے دیکھ
اب کوچۂ وصال سے باہر نکل کے دیکھ

لے آیا ہے تجھے ترا جذب و جنوں کہاں
نیرنگیٔ جمال سے باہر نکل کے دیکھ

سجدوں کو مل گیا ترے پھر سے درِ اقدس
اب ذات کے تو جال سے باہر نکل کے دیکھ

اک اور ہی جہان ہے یہ مکہ مدینہ
اے دیدہ ور تو حال سے باہر نکل کے دیکھ

شہناز کے ہیں نورِ نظر شاہد و مشہود
تو بھی ذرا خیال سے باہر نکل کے دیکھ

اللہ اکبر

اے مرے پردہ نشیں پردہ نشیں پردہ نشیں
پردے میں رہ کے بھی ہر جگہ تو ہی جلوہ نشیں

تجھ سے در پردہ ملاقات یہاں لے آئی
چھپ کے بھی آتا نظر کیسی جگہ پر ہے مکیں

مالک الملک جہانوں کو بنانے والے
خالق و باری مصور تری تخلیق حسیں

لم یلد تو ہے تو ہی تو ہے ولم یولد بھی
تیرا ہمسر ترا ثانی تو کہیں پر بھی نہیں

بعد مدت کے کیا سجدہ تری چوکھٹ پر
چومنا چاہتی شہناز مُزَّمِلؔ یہ جبیں

اللہ اکبر

یا ودودُ کی دل میں جو گونجی صدا
شوقِ دیدار کچھ اور بھی بڑھ گیا

نور ہی نور رستے میں پھیلا دیا
رب نے عاشق کو در پر ہے بلوا لیا

سب مؤذن فضاؤں کو مہکا دیا
میزباں پھر بنا میرا رب العلیٰ

پہنچے کعبے جو عاشق تو آئی ندا
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

سب دعاؤں کو شہناز کی سن لیا
کتنا رحمان ہے وہ سمیع الدُّعا

اللہ اکبر

قربتیں، دوریاں، چاہتیں، رتجگا
پاس آ کر بھی ملنے کا ہے مرحلہ

ہے یقیں میرا کامل تو مجھ میں بسا
ڈھونڈنے کا مگر ہے عجب سلسلہ

تو ملے گا کہاں یہ ذرا دے بتا
مجنوں عاشق کو تو ہی دکھا راستہ

دل نے لبیک لبیک جب بھی کہا
رقصِ بسمل ہوا تو مٹا فاصلہ

ساقیا، ساقیا، مے پلا، مے پلا
تیری شہناز کا جام خالی ہوا

اللہ اکبر

دل میں پھر عشق کے اک نور کا شعلہ بھڑکا
کیسے بتلاؤں مری آنکھ نے کیا کیا دیکھا

ہو گیا رقص کناں پل میں مرا سارا وجود
اک عجب کیف مری روح کو چھو کر گذرا

گم ہوئی ایسی کہ ملتا ہی نہیں اپنا سراغ
کون پھر آج مرے پاس ہے آ کر ٹھہرا

سامنے دیکھ کر منزل میں پلٹ آئی ہوں
کیسا نشہ ہے جو آگے نہیں جانے دیتا

کتنی مسرور ہے شہناز درِ اقدس پر
آج اس شہرِ تمنا سے ہٹا دے پہرہ

اللہ اکبر

بندگی کرنا بھی عبادت ہے
کیسی پرکیف یہ سعادت ہے

ڈھونڈتے پھر رہے ہیں اپنا وجود
خود کو پانا بھی اک ریاضت ہے

جب بھی معبود کو پکارا ہے
عبد کو دیتا نیک ساعت ہے

کب برابر بصیر و نا بینا
اتری یہ آسماں سے آیت ہے

لائے شہناز جو صحیفہ نبیؐ
بے بصر کے لیے بصارت ہے

اللہ اکبر

ملا اذن حضوری حاضری کا شرف جب پایا
عطا نورِ بصیرت کر دیا بالیدگی بخشی

میں تھی ناچیز ذرہ خاک کا، پارس بنا ڈالا
بڑھی توقیر لفظوں کی انہیں برجستگی بخشی

سکھایا مجھ کو جینے کا قرینہ نورِ قرآں نے
ہے کتنا شکر کی شہناز کو ہے بندگی بخشی

اللہ اکبر

خالق و باری مصور ہے تو ہی ربَّنَا
گر قبول حاضری تو آئے ندا اُنظُرنَا

گھیرے ہے چاروں طرف سے ہمیں طاغوت کی فوج
پائیں ہم فتحِ مُبیں آپ کہیں فَانصُرنَا

شکر صد شکر محمدؐ کو عطا کی ہے کتاب
ملتی ہے اس میں ہدایت رتِّل القُرآنَا

رب نے خود نور سے اپنے انہیں تجسیم کیا
جس نے بھی دیکھا کہا ربِّ علیٰ سُبحانَ

تو ہے رحمان، کرم عاصیوں پہ کر دے اب
سب طرف سے ہے صدا روزِ جزا ارحمنا

آئی شہناز ترے در پہ بڑے مان کے ساتھ
مانگی جب کوئی دعا رب نے کہا سَمِعنا

اللہ اکبر

ہمیشہ وردِ زباں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کہیں زمین و زماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ہے لَا اِلٰہَ بھی وہی اور وہ ہی اِلَّا للہ
فضا ہے مدح خواں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ازل سے تا بہ ابد الحفیظ و الرَّحماں
ہے متقی کا نشاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

بتاؤ کون ہے اس رازِ کُن فکاں کا امیں
ذرا کرو گے بیاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

قوی، عزیز، ہے شہناز میرا محور ہے
ہر اک یقیں کا گماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اللہ اکبر

ہم تو ہیں محوِ تماشا ہمیں کچھ ہوش نہیں
رقصِ بسمل میں ہیں ڈوبے کوئی مدہوش نہیں

ہر گھڑی دید کی خواہش میں ہی گم رہتے ہیں
ذات کو اپنی یوں کرتے تو فراموش نہیں

ہے بصارت کی کمی اور سماعت محدود
کیسے دیکھیں یا سنیں چشم نہیں گوش نہیں

چلتے پھرتے ہی نظر آتے ہیں مجنوں عاشق
وجد طاری ہے مگر عاشقی بردوش نہیں

بھول بیٹھے سبھی تسبیح نمازیں شہنازؔ
صاحبِ ہوش ہیں ایسے کہ کوئی ہوش نہیں

اللہ اکبر

میری اے کاش درِ کعبہ پہ پڑ جائے نظر
دل کو تسکین میسر ہو درِ اقدس پر

نعمتِ عظمیٰ ہے مشروب یہ آبِ زم زم
تو عطا کرتا ہے کیسی سبھی مہمانوں پر

ملتزم بخشا دعاؤں کو تو سجدے کو حطیم
راہنمائی کے لیے دیتا ہر اک کو تو خضر

کوئی تکلیف مسافر کو نہیں ہوتی یہاں
دے کر آسانیاں آسان تو کر دیتا سفر

تشنہ لب ہوں میں کھڑی روح کو سیراب تو کر
لکھ دے شہناز کی قسمت میں بھی حوضِ کوثر

اللہ اکبر

سماعت پر مرے دستک درودوں کی سلاموں کی
صدائیں سن رہی ہوں عرش سے رب کی نداؤں کی

جنون و کیف و مستی میں ہیں گم سب دیکھ کر کعبہ
نشہ چھایا ہے پی کر مے محبت کی شرابوں کی

ملائک نے سجایا ہے حرم کو کتنی چاہت سے
کرے گا میزبانی رب محمدؐ کے غلاموں کی

بہت ہے جوش میں رحمت بہت ہے خوش مرا اللہ
کرو سجدے کرم مانگو کہ بخشش ہو گناہوں کی

اُٹھا شہناز تو کشکول دامن اپنا پھیلا دے
کہ برسے گی گھٹا جلدی عطاؤں کے سحابوں کی

اللہ اکبر

قرآن بتاتا ہے تفسیر
نادانو سمجھو یہ تحریر
اس آیت کی کب کوئی نظیر
ھَل یَستوِی الاَعمیٰ وَ البَصِیر

ان لفظوں میں پنہاں عرفاں
تابع ہیں رب کے انس و جاں
ہر شے میں ظاہر ہے وہ ظہیر
ھَل یَستوِی الاَعمیٰ وَ البَصِیر

طاغوت نے سب کو اکسایا
چہرہ تھا اپنا دکھلایا
کام آئی نہ اس کی تدبیر
هَل یَستَوِی الاَعمیٰ وَ البَصِیر

وہ واحد ہے وہ احد ہے
وہ قادرِ مطلق صمد ہے
خود کہتا خالق ربِ کبیر
هَل یَستَوِی الاَعمیٰ وَ البَصِیر

کب دن اور رات برابر ہیں
سب کے اپنے ہی محور ہیں
دیتا ہے بشارتیں بشیر
هَل یَستَوِی الاَعمیٰ وَ البَصِیر

اللہ اکبر

خالق و باری مصور تو ہی ربَّنَا
گر قبول حاضری تو آ ہے ندا اُنظُر نَا

گھیرے ہر طرف سے ہمیں طاغوت کی فوج
پا لیں ہم فتحِ مُبیں آپ کہیں فَانصُر نَا

شکر صد شکر محمد کو عطا کی ہے کتاب
ملتی ہے اس میں ہدایت رتّلِ القُرآنَا

رب نے خود نور سے اپنے انہیں تجسیم کیا
جس نے بھی دیکھا کہا ربِّ علیٰ سُبحانَ

تو ہے رحمان کرم عاصیوں پہ کر دینا
سب طرف سے ہے صدا روزِ جزا ارحمنَا

آئی شہناز ترے در پہ بڑے مان کے ساتھ
مانگی جب کوئی دعا رب نے کہا سَمِعنَا

اللہ اکبر

کیف و وجدان ریاضت تُو ہے
عشق میرا مری چاہت تُو ہے

چارسو پھیلی ہے تیری خوشبو
سبزہ و گل کی بھی نکہت تُو ہے

ذکرِ اللہ سے پائے روح سکوں
میرے رب عرش کی حکمت تُو ہے

ورد کرتے ہیں پرندے تیرا
رزق و اثمار کی لذت تُو ہے

نور سے تیرے منور شہناز
فیض ہے اسکا عبادت تُو ہے

اللہ اکبر

نبیؐ تیرا رب ہے غَفُورُ الرَّحِیم
بلا وجہ کب دے عذابِ علیم

نہیں شک کہ چن لیتا وہ بندوں کو
دکھاتا ہے سب کو رہِ مستقیم

ہے کب عمر اور بانجھ پن کی بھی قید
وہ جب چاہے بخشے غلام العلیم

کوئی لاعلاج اور لاچار ہو
ہے رحمان دیتا شفا وہ رحیم

نشانی ہے شہناز ہر چیز میں
اگر آپ رکھتے ہیں عقلِ سلیم

اللہ اکبر

عشق کو چین ہے اقرار کے بعد
ہے نیا رنگ اس کے پیار کے بعد

جب سے عاشق کو در ہے اسکا ملا
چاہتا کچھ نہیں بہار کے بعد

میں نے خود کو اسے ہی سونپ دیا
غم نہیں رب کے اختیار کے بعد

زندگی بھر کا عشق سرمایہ
بازی جیتی ہے اپنی ہار کے بعد

وقت جو ساتھ آپ کے گذرا
پھر میسر ہوا انتظار کے بعد

ذکر یوں عشق کا نہ کر شہنازؔ
نشہ باقی تو رکھ خمار کے بعد

اللہ اکبر

نظر میں ہیں اس کے سبھی متقین
وہ چن لیتا ان میں سے ہے عابدین

ناممکن کو ممکن بناتا ہے وہ
ہر اک کام اس کا ہے صد آفرین

نہ اعمالِ بد کو چھپا پاؤ گے
پکڑ لے گا پیشانی سے مجرمین

جو تسبیح ربُ العلیٰ کی کرو
تو شامل ہو اس میں جو ہیں ساجدین

وہ واحد ہے اس کو احد مانو تم
یہ پیغام لائے سبھی مرسلین

پھر حق سچ کو پالے گی شہناز تو
اگر تیرا اس پر ہے کامل یقین

اللہ اکبر

یہ بتاؤ کس نے بھلا کہا
مرا عشق میرا نہیں رہا

میں ہوں ایک عاشقِ بے نوا
جو تلاشِ یار میں چل پڑا

نہیں منزلوں کا کوئی نشاں
نہ ہے راستوں کا مجھے پتا

میں نشے میں عشق کے چور ہوں
مجھے اور جام دے ساقیا

مجھے ہوش اب نہیں چاہیے
دے جنوں کے مجھ کو تو پر لگا

یہ زمانہ میرا نہیں رہا
مجھے کوئی بھی نہ سمجھ سکا

ہے کہاں وہ بستیٔ عاشقاں
جہاں عشق کو ہے سکوں ملا

ہے کہاں پہ کُن کا وہ لامکاں
جہاں کوزہ گر ہے چھپا ہوا

وہ ملے تو اس سے میں پوچھ لوں
مجھے جذب خود میں ہی کرنا تھا

ترے رنگ میں تھا رنگا ہوا
تو ذات میں تھا مری بسا

مجھے اپنے سے کیا کیوں جدا
تو خمیر پھر سے مرا اٹھا

مجھے پھر سے چاک پہ دے سجا
مجھے صرف اپنے لیے بنا

اللہ اکبر

یقیں کا رنگ دیکھا ہے
اگر یہ چڑھنے لگ جائے
بہت ہی تیز چڑھتا ہے
یقیں کامل ہو جس کا وہ
بہت تیزی سے بڑھتا ہے
کسی سے بھی نہیں ڈرتا
وہ پیچھے کو نہیں مڑتا
کبھی وہ گر نہیں سکتا
کبھی وہ مر نہیں سکتا
یقیں جس پر وہ رکھتا ہے
امر اس کو وہ کرتا ہے
ہمیشہ زندہ رکھتا ہے

اللہ اکبر

وہی واحد وہی اَحد ٹھہرا
حد نہیں ماورائے حد ٹھہرا

اُس کا عرفان بھی ضروری ہے
لم یلد اور ولم یولد ٹھہرا

مالکُ الملک بھی اُسے کہیے
بے نیازی میں وہ صمد ٹھہرا

جو عیاں ہو کے ہے نہاں سب سے
وہی آغاز سے ابد ٹھہرا

کُن فکاں پہ ہے اختیار اسے
الودود ہی المدد ٹھہرا

اللہ اکبر

جو بھی عاشق ہیں محبت سے دعا کرتے ہیں
کب برا سوچتے اور کچھ بھی برا کہتے ہیں

منفی سوچوں سے نکل آتے ہیں باہر عاشق
بات کہنے کے لیے لفظ چنا کرتے ہیں

شکر صد شکر ہوئے 'میں ' کی لطافت سے بری
کوئی کچھ بھی کہے چپ چاپ سنا کرتے ہیں

ہے کرم اس کا کی رتبہ دیا ماں کا تجھ کو
ایسے رتبے تو مقدر سے ملا کرتے ہیں

خود خدا بھرتا مرادوں سے ہے جھولی شہناز
جو بزرگوں کے لئے لاٹھی بنا کرتے ہیں

اللہ اکبر

کرم سے اسے اپنے ہیرا بنا دے
تو اپنی ضیا کا اگر راستہ دے

محمد کو اسریٰ کی شب جو دکھایا
ہمیں بھی کرشمہ وہی تو دکھا دے

ہمارے دلوں میں بھی ہو نور تیرا
مشعل کی طرح سے تو اسکو جِلا دے

تو رحمان عادل ہے تو کبریا ہے
ہمیں پاک مولا تو انساں بنا دے

یہ خواہش تمنا ہے شہناز کی بس
مُزّمِلؒ کی طرح سے چلنا سکھا دے

اللہ اکبر

نہ کُن کہا تھا جو نے زمان میرے تھے
یہ آسماں یہ زمیں سب مکان میرے تھے

یوں کُن فکاں نے جہاں کر دیا مرا محدود
ہیں عرش پر تو ملائک زمیں پہ خاکی وجود

اے لامکاں کے مکیں تو ہے ہر جگہ موجود
شہود و شاہد و مشہود صرف تو مسجود

میں اپنا اپ نہ کیوں اب چھپاؤں دنیا سے
مرے وجود میں آباد ہے ترا ہی وجود

اللہ اکبر

عجب سی روشنی دل میں ہوئی ہے
نئی اک زندگی پھر سے ملی ہے

وہی رحمان وہ خالق سمیع ہے
اُسی سے بات ہر دل کی کہی ہے

سکوں مکے مدینے میں ملا ہے
سرور و کیف ہے اک آگہی ہے

قلندر ہوں نہ میں عارف نہ سالک
مرا محور تو بس عشقِ نبیؐ ہے

جلیل و عالی ہے تو الودودُ
تجھے شہناز ہر سُو ڈھونڈتی ہے

اللہ اکبر

ارادہ کچھ نہیں تیرا یا میرا
کہ ہر اک فیصلہ ہے بس اُسی کا

درِ کعبہ کو نظریں چومتی ہیں
تجلی سے دلوں کو نور دے گا

محافظ الحفیظُ ہو گیا ہے
کہو شیطان سے دے چھوڑ پیچھا

ازل کی زندگی سے تا ابد تک
بتاؤ کون ہے میرے ولی سا

ہے میرے ہاتھوں میں نورِ مزملؐ
محمدؐ پر یہ اُترا ہے صحیفہ

اللہ اکبر

مسمار اپنی ہستی کو تو زندگی میں کر
پھر دیکھ تیرا رب تجھے دیتا ہے کیا ثمر

نادان تجھ میں پنہاں ہیروں کی کان ہے
تجھ کو وجودِ ظاہری پہ کتنا مان ہے

کھوجے گا تو نکالے گا ہیرے بھی کان سے
اور فیض خود ہی بانٹے گا اپنی دکان سے

مرنے کے بعد ہوں گی جب مسمار ہستیاں
نکلیں گی ہر وجود سے ہیروں کی بستیاں

لیکن وجود تیرا اگر ہو گا نہ باقی
تو مے پلائیں گے کسے یہ عشق کے ساقی

اس عشق کی مَے میں ہیں چھپے قیمتی ہیرے
عاشق نہ ہوں تو کس کو ملے قیمتی ہیرے

کر کھوج اپنے کھود کر ہیرے نکال لے
کشکول میں تو عاشقوں کے ان کو ڈال دے

تقسیم کرنا چاہتا ہے گر جیتے جی یہ مال
تو ہستی کو اپنی نہ یہاں اس قدر سنبھال

اللہ اکبر

عشق پیالے کو بھر دیا یارب!
کیسی عاشق کو دی جزا یارب!

آبِ زم زم سے تشنگی کی کم
ہجر بھانبھڑ تھا مچ رہا یارب!

روپ ممتا کو اُن کی بخشا ہے
ہاجرہ کی سنی دعا یارب!

سب نے لبیک کا ہے ورد کیا
سب پکارے خدا خدا یارب!

میرے سینے کو نور سے بھر دے
فیض کے چشمے دے بہا یارب!

پڑھنا چاہا حرم سے باہر تو
کیا قرآن بھی عطا یارب!

اللہ اکبر

ملا حرف حرف سجا ہوا
یہ مرے کریم کی ہے عطا

کروں شکر کیسے بھلا ادا
دی حقیر بندے کو یہ ندا

تری مستجاب ہے ہر دعا
ترے دل میں ہوں میں چھپا ہوا

تری چاہتوں کا دیا صلہ
تجھے پیار دینے کو چن لیا

درِ کعبہ پر مرا سر جھکا
تو ہر ایک فیض تھا کھل گیا

مجھے اُس نے پیار سے دی صدا
سرِ عرش گونجی تھی یہ صدا

یہ ترے کرم کی ہے انتہا
مرا قرب تو نے ہے پا لیا

ہے شکستہ تیرا یہ آئینہ
اسے بخشی میں نے ہے پھر جِلا

تجھے سب کی ماں ہے بنا دیا
کی قبول تیری ہر اک دعا

ترے بچوں کی بھری جھولیاں
جو بھی مانگا جس نے وہی دیا

ہوئی آنکھ نم مرا سر جھکا
کیا سجدہ اُس کا جو در ملا

نہ خوشی کی تھی کوئی انتہا
ملا رب تو سب ہی ہوا مرا

اللہ اکبر

یقیں کو اتنا کامل کر کہ وہ الحمد ہو جائے
تو کہہ دے کُن تو یہ بندی تری رحمت میں کھو جائے

تمنا ہے مری آقا نفی کی ذات کی کر دوں
مری آنکھوں کا پانی سب کثافت دل کی دھو جائے

بہت منہ زور نفس و شر ہے قابو میں نہیں آتا
لگا چابک کہ سر اُٹھنے نہ پائے اور سو جائے

مرے خالق مرے مالک مرے آقا مرے مولا
ترے انوار کی بارش مری کٹیا بھگو جائے

بقا کے واسطے شہناز کو نورِ مُزّمِلؔ دے
امر ہو جائے یہ قطرہ سمندر میں سمو جائے

اللہ اکبر

اس کو منجدھار سے پکارا ہے
جو مجھے جان سے پیارا ہے

پار ناؤ میری لگا دے گا
سامنے دیکھوں تو کنارا ہے

جس کی یادوں میں مست رہتی ہوں
میری سوچوں کا بہتا دھارا ہے

مجھ کو پیارے محب اور محبوبؐ
اپنا سب کچھ اُنہی پہ وارا ہے

راز کیسے کسی کو بتلاؤں
غیب سے ملتا ہر اشارہ ہے

روشنی نورِ فیض بس وہ ہی
بگڑی تقدیر کو سنوارا ہے

مجھ کو امید اپنے رب سے ہے
وہ بھی کہہ دے گا یہ ہمارا ہے

اللہ اکبر

اک نور کا دریا میرے اندر ہے بھر دیا
جلتا دیا ہوا نے بجھا بھی دیا تو کیا

اب تیرگی کی مجھ کو شکایت نہیں رہی
جب سے اک رابطہ ہے مرا اُس سے ہو گیا

دکھلاتا اپنے بندوں کو اک راہِ مستقیم
رحمت کی اک نوید بھی دیتا مرا خدا

کامل یقیں کے ساتھ سب قرآن تھام لو
"لاریب فیہ" غیب سے آتی ہے یہ ندا

صد شکر کہ وہاب نے بھر دی ہیں جھولیاں
سر کو جھکا کے ہاتھ اُٹھا کر جو کی دعا

اب اس سے بڑھ کے اور کیا ہوگی تری عطا
شہناز کو دیا ہے مُزّمِلؐ کا آسرا

اللہ اکبر

درِ کعبہ کو عاشق چھوڑ آئے
سکوں یہ دل بھلا اب کیسے پائے

ہمیں کب پھر سعادت ہو گی حاصل
کہ عاشق پھر حرم میں لوٹ آئے

ہے کتنی مہربانی تیری آقا
حضوری کی ندا بھی تو سنائے

پہنچتے طیبہ میں جب کوئی زائر
زیارت احمدِ مرسلؐ کی پائے

قرار آجائے سارے عاشقوں کو
تو پروانہ مدینے کا تھمائے

ابھی دیدار کی حسرت ہے باقی
پلٹ کر پھر یہاں شہناز آئے

اللہ اکبر

میری چاہت کا مجھے خوب صلہ دیتا ہے
مجھ کو توبہ کے وہ الفاظ سکھا دیتا ہے

میں نے جب مانگا جو مانگا ہے وہی اس نے دیا
مجھ کو الحمد کے قابل بھی بنا دیتا ہے

بھانپ لیتا ہے مری دید کی خواہش آقا
گھر میں بیٹھے ہوئے دیدار کرا دیتا ہے

میرے دل میں ہیں اُتر آتے مدینہ ومکہ
اپنے انوار سے ویرانہ سجا دیتا ہے

مجھ کو بے تاب کیے رکھتے ہیں جلوے اُس کے
راستہ اک نئی منزل کا دکھا دیتا ہے

کبھی ہوتے نہیں رحمت کے خزانے خالی
جانے کیا کیا مجھے ہر بار تھما دیتا ہے

جب پڑھوں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
وہ شفاعت کے بھی وعدے کی ندا دیتا ہے

تو نے شہناز کبھی دیکھے عطا کے جلوے
مانگنے والوں کو وہ اور سوا دیتا ہے

اللہ اکبر

داغ میں کعبۂ دل کے ذرا دھولوں آقا
چشمِ گریہ سے میں دامن کو بھگولوں آقا

کعبے والے نے مجھے کعبے میں مہمان کیا
سِل گئے لب ہیں مرے کیسے میں بولوں آقا

شوق نے جلوے نگاہوں میں چھپا رکھے ہیں
چشمِ پرنم کو بھلا کیسے میں کھولوں آقا

نام لینے سے ترا شیریں دہن ہو جائے
کیف و انوار کو اب روح میں سمولوں آقا

تیرے انوار و تجلی نے کیا ہے حیراں
پائے شہناز سکوں تھوڑا میں رولوں آقا

اللہ اکبر

میں نے تو کوئی تمنا نہیں پالی آقا
ہوں گدا گر میں ترے در کی سوالی آقا

بھر دیا پیار دعا سے مرے پیمانے کو
ان کو بھی بھر دے ہوئے جام جو خالی آقا

چومنے میں درِ کعبہ کو چلی آؤں گی
پھر دکھا روضہء اقدس کی وہ جالی آقا

ہر گھڑی رہتی ہوں مدہوش تری چاہت میں
بس تری ہوں میں تری چاہنے والی آقا

مجھ کو اک کیف دیا سوزِ تیقن بخشا
اور مُزَمِّل نے ہے شہناز اجالی آقا

اللہ اکبر

الحمد! درِ کعبہ سے آیا ہے بلاوا
کیف و سرور زائرِ طیبہ پہ ہے چھایا

صد شکر کبھی بھی نہیں تو بھولتا ہمیں
ہر لمحہ ہمیں بخشا رحمت کا تو سایہ

تو نے کرم سے اپنے بھریں جھولیاں سب کی
جو فیض بھی پایا ہے تیرے در سے ہے پایا

شدت میں محبت کے ہوا اور اضافہ
سجدوں کے لیے مل گیا ہم کو وہ ٹھکانہ

ملتے نہیں شہناز کو الفاظ شکر کے
کر کے سعی طواف مقدر ہے جگایا

اللہ اکبر

دیوانگی کی حد سے گزرنے لگی ہوں میں
مجھ کو سنبھال مولا بکھرنے لگی ہوں میں

تو نے پکارا مجھ کو ملی جب سے یہ ندا
ضوریز ہو کے پھر سے بکھرنے لگی ہوں میں

ہر سمت فروزاں تری چاہت کے ہیں چراغ
پروانہ وار جلنے کو بڑھنے لگی ہوں میں

ہوتی ہے درِ کعبہ پہ انوار کی بارش
رحمت سے تیری جھولیاں بھرنے لگی ہوں میں

ہیں ساتھ مرے اور بھی کملے کئی عاشق
ہمراہ ان کے آگے کو بڑھنے لگی ہوں میں

خود کو سپرد کر دیا شہناز نے تجھے
جب تو ہے ساتھ کس لیے ڈرنے لگی ہوں میں

اللہ اکبر

کون کہتا ہے کہ کبھی دور خدا ہوتا ہے
دل کی دھڑکن میں وہ ہر لمحے بسا ہوتا ہے

میری ہر سانس کی آواز کی مدھم لے میں
اس کی سرگوشی میں ہر راز چھپا ہوتا ہے

ہر گھڑی دیتا ہے وہ میرے سوالوں کے جواب
میری ہر بات کو اس نے تو سنا ہوتا ہے

اس کو معلوم ہے کیا کام ہے لینا کس سے
اپنے بندوں کو خود ہی اس نے چنا ہوتا ہے

خود بلاتا ہے درِ کعبہ پہ مہماں سب کو
میزباں سب کا وہاں ربِ علیٰ ہوتا ہے

جانتی ہے نا یہ شہنازؔ کرم سے اس کے
جو بھی لکھتی ہے وہی حرفِ دعا ہوتا ہے

اللہ اکبر

چپ چاپ ہے کیوں انمول پیا
کچھ بول پیا کچھ بول پیا

کملی ہوں کملی والے کی
مت دنیا میں تو رول پیا

تو رہتا کعبۂ دل میں ہے
تو ماہی تو ہے ڈھول پیا

کانٹوں پہ چل کر آئی ہوں
رس جیون میں اب گھول پیا

دستک کو دعا کی سن بھی لے
در اپنا دے اب کھول پیا

اللہ اکبر

بنایا مرے گرد اک دائرہ
مجھے اس کے اندر بٹھایا گیا

میں ڈوبی تھی الحمد کے کیف میں
مری روح ہر شئے سے تھی ماورا

بس اپنے ہی اندر اُترتی گئی
میں ہوں کون کیسی ہوں کب تھا پتا

نظر کیسے خیرہ نہ ہوتی مری
ہر اک سمت وہی تھا جلوہ نما

تو میرا ہے کہنے کی بس دیر تھی
حجاب اٹھ گیا معجزہ ہو گیا

اللہ اکبر

سب درِ کعبہ پہ بیٹھے ہیں سوالی آقا
عشق پیالہ نہ رہے کوئی بھی خالی آقا

آج انوار کی سب پر یہاں بارش کر دے
تو نے فریاد کسی کی نہیں ٹالی آقا

کوچۂ عشق میں آ نکلے ہیں دیوانے سب
ہو گا کب عشق کو دیدارِ جمالی آقا

اپنی اوقات کہاں کچھ نہیں کر سکتے
دین اور دنیا سبھی تو نے سنبھالی آقا

بن رضا در کو ترے کوئی نہیں چھو سکتا
بیٹھی دہلیز کی ہوں تھام کے جالی آقا

پگلی شہناز کو بس تو ہی سہارا دینا
باغباں تو ہے تو ہی اپنا ہے مالی آقا

اللہ اکبر

فقیری تیرگی سے روشنی تک
ہے کرتی ہجرتیں بالیدگی تک

بدل جاتے جہاں پر لفظ و معنی
ٹھہر جاتی ہے گردش زندگی تک

عدم سے معرفت کی سمت جا کر
پہنچ جاتے ہیں روح کی چاشنی تک

بدن سے روح تک کا یہ سفر پھر
اڑا لے جاتا حدِ آگہی تک

یہ روح جو صرف اللہ کا امر ہے
مجسم نور ہے بالیدگی تک

مکمل ہوتا ہجرت کا سفر پھر
پہنچتی روشنی ہے روشنی تک

اللہ اکبر

مل جائے گا وہ مجھ کو یہیں اس کا یقیں ہے
رہتا ہے مرے پاس کہیں دل میں مکیں ہے

ہر روز گواہی سے مجھے ملتی ہے اذاں سے
معبود مرا اس کے سوا کوئی نہیں ہے

قرآں کی تفسیر محمدؐ کی ہے سیرت
لایا ہے جو قرآن وہی نورِ مبیں ہے

عقدہ ابھی کھل جائے گا گر غور کرو گے
لے جائے گا ان تک جو تمہیں جذبہ حسیں ہے

روضہ ہے درِ کعبہ ہے اس روئے زمیں پر
یہ مکہ مدینہ ہی تو فردوسِ بریں ہے

اللہ اکبر

سچا عاشق مجھے بنا مولا!
عشق رستے پہ تو چلا مولا!

چار سو ظلمتوں کا ڈیرہ ہے
نور رستہ مجھے دکھا مولا!

ہر گھڑی تیرے نام ہو جائے
قرب اپنا تو کر عطا مولا!

میری رگ رگ میں تُو سمایا ہے
حالِ دل تو ہے جانتا مولا!

پہنچے مکے کے ہم قریں یارب!
پایا چاہت کا ہے صلہ مولا!

اب ترے در پہ آن پہنچے ہیں
پوری کرنا ہر اک دعا مولا!

ہوں مُزَمِّل بھی شہناز کے ساتھ
اب نصیب ایسا دے بنا مولا!

اللہ اکبر

نورِ کل مل گیا معجزہ ہو گیا
عشقِ کل سے مرا رابطہ ہو گیا

وہ یقیں کی تھی صورت یا وجدان کی
جس نے دیکھی جھلک وہ ترا ہو گیا

خیمہ زن تو ہوا حجرۂ جان میں
تیرا مشہود پھر ماورا ہو گیا

اس نے ڈالی تھی مجھ پہ نظر پیار کی
ایک پل میں یہ کیا سے ہے کیا ہو گیا

کب رہا درمیاں میں کوئی پھر حجاب
میں تری ہو گئی تو مرا ہو گیا

کی نفی ذات کی پیار بڑھتا گیا
وہ اتر آیا اندر یہ کیا ہو گیا؟

اللہ اکبر

کوئی تہمت نہ اب قرضِ وفا ہے
کہ اوڑھی عشق کی جب سے ردا ہے

سپرد اس کے کیا ہے خود کو میں نے
میرے تو لب پہ بس حرفِ دعا ہے

کوئی بھی شر نہ ہو داخل کہ اس نے
مرے دل پہ محمدؐ لکھ دیا ہے

اتر آیا ہے کوئی میرے اندر
وہ میرا ہے وہ مجھ کو جانتا ہے

ذرا نظرِ کرم سائل کھڑے ہیں
تو داتا کام ترا تو عطا ہے

بھرے ہیں تیری رحمت کے خزانے
تو دے دے جو بھی جو کچھ مانگتا ہے

عطائے عشق حیراں کر رہی ہے
وہ شعروں کے سمندر بھیجتا ہے

اسی جرات پہ آگے بڑھے ہیں
تو خود کہتا ہے ماں ہے مامتا ہے

اللہ اکبر

میرے آقا تجھے دیکھوں تجھے اتنا چاہوں
سر جھکا کر ترے در پر تری رحمت پاؤں

ہر مسافر کا سفر خیر سے گزرے آقا
سارے بچوں کے ہو سر پر تری ٹھنڈی چھاؤں

تجھ کو معلوم ہے آقا مرا سب کچھ تو ہے
عشق میں ڈوب کے میں گن ترے گاتی جاؤں

ہوں مرے گھر سے ترے فیض کے چشمے جاری
نور سے آقا ترے جھولیاں بھرتی جاؤں

آقا شہناز مزملؔ پر کرم کر دینا
کلمہ ہو لب پہ ترے پاس میں جب بھی آؤں

تمت بالخیر